

اعلیٰ حضرت بریلوی کے ارشادات کا ہر اک
بریلوی کے لئے ایمان افروز گلدستہ

فتاویٰ علیہ حضرت

یہ کتاب

بریلوی حضرات کے ایمان کو تازہ مضبوط اور صحیح
کر کے پکا بریلوی بنادیتی ہے۔



مرتبہ

مولانا محمد ابوالخیر صاحب قریشی الاسدی



ناشر:-

پاکٹ اکیدمی بک سیلرز

دکان ۲۲ جامع مسجد باب الاسلام آرام باغ

کراچی

فہرست مضامین فتاویٰ اعلیٰ حضرت بریلوی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۷	شادی میں باجے گاجے نہ چکانا۔	۳	بریلویت کی جڑ۔
۱۸	شادی میں آتش بازی اور دوسری رسمیں	۹	توحید کے بارے میں عقیدہ۔
۱۸	پیر کے نام کی چوٹی	۹	شرک کیا چیز ہے؟
۱۸	مردہ کی دعوت	۹	علم غیب کے بارے میں عقیدہ۔
۱۹	پہلا، تیجہ وغیرہ	۹	آنحضرت کے لئے تمام معلومات البلیہ۔
۲۰	جس گھر میں عورتیں روئیں اس میں کھانا بھیجنا۔	۱۰	مسئلہ بشریت
۲۰	میت کے گھر میں صرف ایک ن کھانا۔	۱۰	نور و بشر میں عہدہ فیصلہ
۲۰	ختم فاتحہ کے وقت آگے کھانا رکھنا۔	۱۲	عروسوں میں تماشے اور کبڈیاں
۲۱	بغیر طعام کے ثواب پہنچنے کا گمان۔	۱۲	عورتوں کا عرسوں اور قبرستان میں جانا
۲۱	داڑھی پر مذاق۔	۱۳	قوالی شریف کا مسئلہ۔
۲۱	داڑھی چوراہہ دار ڈھی غور۔	۱۴	ناقص صوفی کا ناچ۔
۲۳	داڑھی کترنے والے نام کے پیچھے نماز۔	۱۵	پیروں کو سجدہ کرنا یا جھک کر سلام کرنا
۲۳	خضاب کرنا۔	۱۶	مزارات کو ہوس دینا
۲۳	مرد کو ہندی لگانا۔	۱۶	بیختہ قبر بنانا۔
۲۴	غیر انبیاء کو علیہ السلام کہنا یا لکھنا۔	۱۶	بلند قبر بنانا۔
۲۴	ختم قرآن مجید پر اجرت لینا۔	۱۷	پیروں یا براق و دلدل کی تصویر
۲۶	آخری التماس۔		گھر میں رکھنا۔
۲۷	اپیل		

نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

از: جناب اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب بریلوی



اٹھا دو پردہ دکھا دو جلوہ کہ نور باری حجاب میں ہے
 زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے
 انہی کی بو، مائے سمن ہے انہی کا جلوہ چمن چمن ہے
 انہی سے گلشن مہک رہے ہیں انہی کی رنگت گلاب میں ہے
 وہ گل ہیں لبھائے نازک ان کے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول ان سے
 گلاب گلشن میں دیکھے بلب، یہ دیکھو گلشن گلاب میں ہے
 کھڑے ہیں منہ بیکسر سر پر نہ کوئی حجاب نہ کوئی یاد
 بتا دو آکر میرے پیغمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے
 خدائے قہار ہے غضب پر اکھٹے ہیں بدکاریوں کے دفتر
 بچا لو آکر شفیع عشر، تمہارا بندہ عذاب میں ہے
 گنہ کی تاریکیاں ہیں چھائیں اُمنڈ کے کالی گھٹائیں آئیں
 خدا کے خورشید مہر فرما کہ ذرہ بس اضطراب میں ہے
 کریم اپنے کرم کا صدقہ، نسیم بے قدر کو نہ شرما
 تو اور رضا سے حساب مانگے، رضا بھی کوئی حساب میں ہے

بریلویت کی جرط

عہد رسالت علی صا حبہا الصلوٰۃ والسلام میں سب لوگ ایک ہی عقیدہ اور ایک ہی راہ پر تھے۔ ہوائے نفسانی دین کے مقابلہ میں مغلوب اور دین غالب تھا۔ عہد شیخین کے بعد اہل اسلام خصوصاً نو مسلم اقوام کے خانوادۂ نبوت کی طرف طبعی رجحان اور فطری کشش نے خلافت عثمانیہ پر اعتراضات کی شکل اختیار کی۔ جس کا نتیجہ **ابن سبا** یہودی کی فتنہ انگیزی کے باعث شہادت عثمانیہ کی صورت میں ظہور پذیر ہوا۔ خلافت حیدری کے ایام میں پوری اُمت دو فرقوں میں بٹ چکی تھی۔ ایک گروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جھنڈے تلے جمع تھا اور دوسرا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جھنڈے کے نیچے، انہی دنوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خلاف سب سے بڑا فتنہ، **فتنہ خوارج** بھی رونما ہوا۔

کچھ مدت کے بعد سب فتنے فرو ہو کر خلافت حیدری مستحکم ہو گئی۔ ان فتنوں کے زمانہ میں جس گروہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حمایت کی تھی ان **شیعان علی** کہتے تھے یعنی حامیان علیؑ۔ اور یہ لوگ بالکل اہل سنت والجماعت کے عقائد رکھتے تھے۔ اور عقائد و اعمال و اخلاق میں عین طریقی صحابہ پر استقامت پذیر تھے۔ لیکن اس طبقہ کے انقضاء پر مشاجرات صحابہ، استحقاق خلافت، افضلیت علیؑ اور اسی قسم کی دوسری فضول بحثیں چھڑ گئیں۔ واقعہ کر بلائے اس میں مزید تلخی پیدا کر دی، یہی چند بحثیں ایک عیار یہودی اور ان کے رفقاء کی وسیع کاریوں اور شاطرانہ جیلہ بازیوں کے باعث اُمت مسلمہ میں ایک

نئے فرقہ (شیعہ) کے وجود پر منتج ہوئیں جو کہ آج اسلام کے مقابلہ میں اپنا ایک مستقل علم کلام، علم الاحکام اور پوری شریعت رکھتا ہے۔ الغرض اس فرقہ کی بنیاد ابتداً چند بحثیں تھیں جو ایسے غلط رخ پر پڑ گئیں جنہوں نے اسلام میں ایک نئی شریعت کو جنم دیا۔ اور حاصل یہ نکلا کہ ان بحثوں میں اُجھٹنے والے آج تک صحیح اسلام کی طرف نہ لوٹ سکے۔ اور نئی شریعت کے ایجاد و اختراع نے آئندہ بھی ہمیشہ کے لئے حقیقی اسلام کی طرف ان کی واپسی کا راستہ قطعاً بند کر دیا۔ اعاذنا اللہ من ذلک۔

اقوام و ملل میں گروہ بندی فرقہ زانی کی بنیاد اصل میں صرف چند متنازعہ فیہ امور ہوتے ہیں۔ جن میں الجھاؤ کی شدت ہمیشہ جتنے بندی کی صورت میں رونما ہوتی رہتی ہے۔

شیعیت کی طرح بریلویت بھی یونہی سمجھئے کہ جیسے شیعیت کی بنیاد چند غیر ضروری بحثیں ہیں، اسی طرح بریلویت کی اصل چند بدعتیں اور فضول رسمیں تھیں جنہوں نے ہوتے ہوئے اہل سنت والجماعت کے خلاف ایک مستقل دین کی صورت اختیار کر لی۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ متوصفین اور غیر محقق مشائخ میں کچھ ایسی رسمیں خانہ دانی طور پر موجود رہی ہیں جن کا ثبوت شریعت مقدسہ میں نہیں ملتا۔ اور ایسے ہی بعض اکابر کے کچھ ایسے سُکریہ کلمات کا تذکرہ بھی ان کی مجالس میں ہمیشہ سے موجود رہا ہے جن کا ظاہر خلاف شریعت ہے، چونکہ ہمیشہ ان رسوم وغیرہ کی دین کے جاوہ مستقیم علماء راسخین اور صوفیائے محققین نے تردید کی ہے اور عوام کو ان میں گھٹنے سے روکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ بدعات علمیہ و اعتقادیہ علم و تصوف کے اعلیٰ طبقوں میں کبھی باور نہ پاسکیں اور کابرین اُمت نے انہیں بمنظر سخنان کبھی نہیں دیکھا اور لے دے کر ان کے قدر دان حلقے جاہل عوام بے علم

پیرول اور طالب جاہ علماء تکمہ ہی محدود رہے۔

پھر ایک عرصہ تک یہ رسوم محض رسوم ہی تھیں اور انہیں کوئی دینی حیثیت حاصل نہ تھی، تا آنکہ بریلی سے ان کی "علمی" سرپرستی کی آوازیں بڑے زور شور سے سُنی جانے لگیں، اور جلد ہی تمام رسوم و برعات کو اس بنیاد پر کہ ان کے کرنے میں کیا حرج ہے " نہ صرف جائز بلکہ مستحب اور عملی طور پر واجب تک کا درجہ دے دیا گیا۔ بس اسی مقام سے اُمتِ مسلمہ سے ان لوگوں کا راستہ الگ ہو گیا۔ ابتداءً یہ فرق کچھ اہم محسوس نہیں ہوتا تھا لیکن — چند ہی دنوں میں مذہبی دنیا نے دیکھا کہ اس راہ نے ان لوگوں کو اسلام اور صراطِ مستقیم سے کس قدر دُور لے جا پھینکا یہاں تک کہ اُمتِ مسلمہ سے ان کے عقائد الگ ہو گئے۔ اور عبادت الگ۔ ان کی مسجدوں اور نمازوں کے علامات جدا۔ زمانہ نبوی اور خیر القرون سے بالکل مختلف! الحاصل ایک نیا دین اور نئی شریعت الگ وجود میں آگئی۔ جو سابقہ احکام شریعت کے علاوہ مزید خصوصی احکام پر مشتمل تھی اور مرکز تجدید کی طرف سے یہ طے کر کے حکم دیا گیا کہ اضافہ شدہ احکام پر عمل کرنا حقیقی شریعت پر عمل پیرا ہونے سے زیادہ ضروری ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو "مجدد الملتہ" کا ارشاد گرامی۔

وصایا شریف میں صفحہ ۹ پر احمد رضا خاں صاحب فرماتے ہیں :-
 "تم سب محبت و اتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو۔
 اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے۔ اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔"

اس کے بعد یہ سلسلہ اسی مقام پر نہیں رکا، بلکہ اس میں بھی افراط و غلو ہونا شروع ہوا اتباع سنت و ایقاد شریعت کا رشتہ تو پہلے ہی کافی کمزور ہو چکا تھا اب رہا سہا اخلاص اندیشہ پریش آخرت، خوفِ خدا تصنع و ریاکاری جرات علی اللہ طلب مال و جاہ کے ہنگاموں

میں گم ہو کر رہ گیا اور بریلویت کا قافلہ عقائد و احکام کے اعتبار سے اور آگے بڑھا اور سابقہ بریلویت کو پیچھے چھوڑ گیا۔ چنانچہ سابقہ بریلویت کا آئینہ آپکے سامنے پیش کیا جا رہا ہے حالیہ بریلویت سے اس کا مقابلہ کر کے آپ خود فیصلہ کر لیں کہ حالیہ بریلویت سابقہ بریلویت سے کس قدر مختلف رنگ اختیار کر چکی ہے اور ابھی یقینی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ بریلوی حضرات کا افراط و غلو کہاں پر پہنچ کر رکے گا۔ یا کسی مقام پر رکے گا بھی یا نہیں؟

اور دیکھئے علم غیب کے بارے میں مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کا عقیدہ یہ ہے جو ایک سوال کے جواب میں احمد رضا خاں صاحب نے فرمایا: "علم آنحضرت علیہ السلام اور علم باری تعالیٰ میں برابری تو درکنار، میں نے اپنی کتابوں میں تصریح کر دی ہے کہ اگر تمام اولین و آخرین کا علم جمع کیا جائے، تو اس علم کو علم الہی سے وہ نسبت ہرگز نہیں ہو سکتی جو ایک قطرہ کے کرڑوں حصہ کو سمندر سے ہے۔"
 (ملفوظات احمد رضا خاں ص ۱۲۱ حصہ اول مطبوعہ لاہور)

مگر آج کے بریلوی واعظ اس سلسلہ میں جس مذہک غلو میں مبتلا ہیں وہ خود ظاہر ہے اور یہ سب خرابی اس کی ہے کہ ان لوگوں نے راہِ اتباع کے بجائے راہِ ہوی اختیار کی اور بلاشبہ شرعی بہت سی بدعتوں کو یہ کہہ کر اپنے لئے گھر دیا کہ اگرچہ ان بدعات کا ثبوت خیر القرون سے نہیں۔ لیکن ان کے کر لینے میں تو کوئی حرج نہیں، تو اس طرح سے جن جن رسوم کے بارے میں اُن کے خیال میں "حرج" نہ تھا۔ سب کو جائز و مستحسن اور عملاً واجب کرتے چلے گئے، اسی مرض کا نتیجہ پھر عقائد کے بارے میں ہوا اور حدود سے متجاوز ہو گیا۔ اب واضح نصوص کی تصریحات کی بھی پرواہ نہ کی گئی۔ اور نصوصِ ہر یکہ کے مقابلہ میں عقائد کا ایک نیا ڈھانچہ حسب پسند ضعیف و مبہم احادیث، متروک الظاہر یا مودود اقوال مشائخ کے اینٹ گارے سے تیار کر کے لفاظی کے چوٹے سینٹ

سے خوب لیب پوچ دیا گیا۔ یہ دین اور ہوی کا حسین امتزاج تھا، جس کا عوام کی چہلت
نے برتپاک خیر مقدم کیا اور اس طرح سے یہ گروہ اسلام کی شاہراہ کے بہت دور چلا
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ سے بچھڑنے والے ان بھائیوں کو فہم سلیم
نصیب فرما کر صحیح اسلام کی طرف لوٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

گزارش

الحمد لله وكفى وسلام على عبادة الذين اصطفى۔ اما بعد آج کل عوام
میں جب کوئی مسئلہ وحی پیش کیا جاتا ہے تو عوام فوراً ہی کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو کوئی
دیوبندی وہابی معلوم ہوتا ہے۔ عوام کی نگاہ میں یہ امتیازی مذہبی فرق یہاں تک عروج
کر چکا ہے کہ جو کنجری کے تماشہ کو اچھا سمجھے وہ بریلوی، اور جو بُرا سمجھے وہ دیوبندی وہابی
ہے۔ اس رسالہ میں یہ بتلایا گیا ہے کہ بریلویت کیا چیز ہے؟ تاکہ جو اپنے آپ کو بریلوی
کہتے ہیں اس پر عمل کر کے صحیح بریلوی بن سکیں اور علماء حق کو بُرا بھلا کہنے سے باز آجائیں
اس رسالہ میں جو حوالے منقول ہیں، وہ حضرات علماء بریلوی کی مستند کتابوں سے نقل
کئے گئے ہیں اور اکثر حوالے اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں صاحب کی کتابوں سے نقل کئے
گئے ہیں جو اپنی کتابوں کے بارے میں اپنی وصایا شریف میں جماعت بریلوی کو وصیت
فرما گئے ہیں۔ میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے، اس پر مضبوطی سے
قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ (وصایا شریف ص ۱ مطبوعہ لاہور)
اب ضروری ہے کہ ہر وہ شخص جو خود کو اعلیٰ حضرت کا معتقد کہتا ہے اور ان کو
اپنا پیر، پیشوا، رہبر، ہادی مانتا ہے ان فتوؤں پر عمل کرے اور دوسروں کو بتائے
ورنہ یاد رکھے کہ قیامت کے روز اعلیٰ حضرت اس کا اگر بیان پکڑ کر خدا سے دُبار میں
داد خواہ ہوں گے۔

مُحَمَّدًا وَآلِهِ وَسَلَّمَ

توحید کے بارے میں عقیدہ

علامہ نعیم الدین صاحب مراد آبادی بریلویت کی مستند کتاب العقائد میں لکھتے ہیں۔
”وہ اللہ تعالیٰ“ سب کا مالک ہے جو چاہے کرے اس کے حکم میں کوئی دم نہیں
مار سکتا۔ (کتاب العقائد ص ۱) دوسری جگہ لکھتے ہیں: ”اس کی پکڑ نہایت سخت ہے
جس سے اُس کے چھوڑے بنا چھوٹ نہیں سکتا“ (کتاب العقائد ص ۱) دوسری جگہ لکھتے
ہیں سہ طاعت سجدہ اُس کا حق ہے اُس کو پوجو جو وہی رب ہے (کتاب العقائد ص ۱)
شُرک کیا چیز ہے | علامہ نعیم الدین صاحب مراد آبادی فرماتے ہیں: ”شُرک
یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو خدا یا مستحق
عبادت سمجھے اور کفر یہ ہے کہ ضروریات دین یعنی وہ امور جن کا دین مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہونا یقین معلوم ہے اُن میں سے کسی کا انکار کرے۔“

(کتاب العقائد ص ۱ بہار شریعت ج ۱ ص ۵۲)

علم غیب کے بارے میں | علامہ حضرت احمد رضا خاں صاحب اپنی مشہور کتاب
تمہید ایمان میں لکھتے ہیں ”اور جمیع معلومات الہیہ کو علم مخلوق کا محیط ہونا بھی باطل اور اکثر
علمائے خلافت ہے۔“ (تمہید ایمان ص ۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تمام معلومات الہیہ کو نہیں جانتے

حضرت علامہ احمد رضا خاں صاحب اپنی مشہور کتاب الدولۃ المکیہ میں لکھتے ہیں،
ما نالانذی انما صلی اللہ علیہ وسلم قد احاط بجميع معلومات اللہ تعالیٰ

فانہ محال للمخلوق (ترجمہ) ہمارا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم شریف تمام معلومات الہیہ کو محیط ہے کیونکہ یہ تو مخلوق کے لئے محال ہے۔ (ص ۲۵)
اسی کتاب میں دوسری جگہ فرماتے ہیں: وَلَا نَشْتَ بَعْطَاءِ اللَّهِ تَعَالَى اَيْضًا
الا البعض (ترجمہ) ہم عطاء الہی سے بعض علم ہی ملنا مانتے ہیں نہ کہ جمیع (الدولۃ الملکیہ
ص ۲۸) (یعنی علم غیب کئی حضور کو نہیں ملا اور جتنا علم ملا ہے)

مسئلہ بشریت

کتاب بہار شریعت جو بریلویت کی مستند کتاب ہے اور علامہ حضرت احمد رضا خاں صاحب کی مصدقہ ہے اس کی کتاب العقائد میں ہے:- "عقیدۃ انبیاء سب بشر تھے اور مرد۔ نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت
(بہار شریعت ص ۱) علامہ حضرت نعیم الدین خاں صاحب مراد آبادی اپنی کتاب العقائد میں فرماتے ہیں:- انبیاء وہ بشر ہیں جن کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی ہے
(کتاب العقائد ص ۱) مفتی احمد یار خاں گجراتی اپنی کتاب جاء الحق ص ۱۶ میں لکھتے ہیں:-
محمّدٌ بشرٌ لا کالبشر یا قوتٌ حجراً لا کالحجر

(ترجمہ) حضور علیہ السلام بشر ہیں، عام بشر نہیں، یا قوت پتھر ہے مگر عام پتھر نہیں۔

بشر اور نور میں عمدہ فیصلہ

علامہ محمد حسن صاحب مجددی سجادہ نشین درگاہ خدو سائیں دادا، اپنی کتاب العقائد الصحیحہ فی تردید الوہابیتہ النجدیہ میں لکھتے ہیں:- "مجھے معلوم نہیں کہ یہ لوگ حضور علیہ السلام سے بشریت کی نفی کیوں کرتے ہیں۔ حالانکہ بشریت ہی آپ کی رسالت کی تصدیق اور آپ کے معجزات اور خرق عادات کی تصدیق کا سبب ہے۔ کیونکہ انسان سے جب معجزات صادر ہوں یا خرق عادات تو یہی تصدیق رسالت کا سبب بنتے ہیں، ورنہ اگر یہ سب کچھ فرشتوں سے صادر ہو، یا جن اور شیطان سے پیدا ہو تو کچھ تعجب نہ ہوگا۔ کیونکہ خرق عادات فرشتوں اور شیاطین سے ایک مسئلہ اور عادی امر ہے۔ بلکہ معجزہ

اور خرق عادات کی حقیقت ہی انسان سے تعلق قائم کرنے کے ساتھ پیدا ہوا کرتی ہے کہ دوسرے انسان انبیاء علیہم السلام کے علاوہ ایسا کرنے سے عاجز ہوا کرتے ہیں۔ اسی بناء پر معجزہ کو خرق عادات کا نام دیا گیا ہے یعنی معجزہ بنی آدم کی روزمرہ عادات کے خلاف اور طاقت سے باہر ہوتا ہے صوفی (یا مولوی) یہ بھی کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نور ہیں۔ کہ کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اسے لوگو! تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا نور آیا ہے اور روشن کتاب لایا ہے۔ اس لئے آپ کو بشر کہنا صحیح نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ہمیں بھی تسلیم ہے اور ہمارا بھی ایمان ہے کہ آپ نور ہیں۔ مگر نورانیت انسان اور بشر ہی کے لئے تعریف کا سبب بنتی ہے جبکہ وہ کثافت بشری سے نکل کر اصلی نورانیت کے مجند مراتب پر ترقی کر جائے اور جب انسان کے علاوہ اگر کوئی، مثلاً فرشتہ نورانیت سے موصوف ہو جائے تو اس تعریف شمار نہ ہوگی، کیونکہ نورانیت اس میں فطرتاً ہوتی ہے بعد میں حاصل نہیں ہوتی۔ (اور متفقہ فیصلہ ہے کہ فرشتے نورانی مخلوق ہیں) یا جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے والقمر نوراً کہ ہم نے چاند کو نور بنایا۔ تو چاند نے کشف مادہ سے نورانیت کی طرف ترقی نہیں کی بلکہ خدا نے اُسے نور ہی پیدا کیا ہے تو اس کی نورانیت فطرتی ہوگی جس میں نہ کوئی تعریف نکلتی ہے اور نہ قابل قدر روح پیدا ہوتی ہے کہ خدا نے فرمایا یھدی اللہ لنوراً من یشاء (خدا جسے چاہتا ہے اپنے نور کی طرف ہدایت کرتا ہے) پس ایسی بشریت جو نفسانی کدورتوں سے صاف ہو ایک بڑی تعریف اور مدح ہے اور بہت بڑا کمال ہے مجھے اپنے لوگوں پر تعجب آتا ہے کہ وہ کیسے کمال کو نقص جانتے ہیں اور کس طرح مدح کو مذمت سمجھ رہے ہیں۔

کتاب العقائد الصحیحہ فی تردید الوہابیتہ النجدیہ ص ۲۹ مطبع الفقہ ام کسر
۱۳۶۰ھ

علامہ موصوف نے کتنا بہترین فیصلہ کیا ہے کاش یہ علماء حضرات اس پر عمل

کمر کے اختلاف کو ہوا نہ دیتے۔

عرسوں میں تماشے کبڑیاں ناجائز ہیں (مسئلہ) عرس ادویا
کرام یعنی قرآن و فاتحہ

خوانی، ولعت خوانی و ایصالِ ثواب اچھی چیز ہے۔ رہے منہیات شرعیہ وہ تو ہر حالت میں مذموم ہیں اور مزاراتِ طیبہ کے پاس اور زیادہ مذموم (بہارِ شریعت ص ۱ جلد ۱) اس سے معلوم ہوا کہ (بالفرض) سوائے تلاوتِ قرآن اور فاتحہ خوانی وغیرہ کے دوسری سب چیزیں عرس میں حرام ہیں حضرت علامہ احمد رضا خاں نے جہاں لہو و لعب و تماشہا ہوں، اُس جگہ جانے کو منع فرمایا ہے۔ مگر آج کل داعظوں کا حال دیکھو۔ وہاں جا کر تقریریں کرتے ہیں اور گدڑی نشینوں کو ایسی خرابیوں سے نہیں روکتے۔

عورتوں کو عرسوں میں اور قبرستان میں جانا حرام ہے

حضرت علامہ احمد رضا خاں بریلوی نے اس مسئلہ میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام جمل النور فی نہی النساء عن زیارة القبور ہے۔ اس میں جو علماء عورتوں کو مزارات پر جانے کے جائز کہتے ہیں اُن کی خوب تردید کی ہے اسی کتاب میں لکھتے ہیں: "یعنی امام قاضی سے یہ پوچھا گیا ہے کہ عورتوں کا مزار کو جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا ایسی جگہ جواز و عدم جواز نہیں پوچھتے۔ یہ پوچھو کہ اس میں عورت پر کتنی لعنت پڑتی ہے جب گھر سے قبور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے جب گھر سے باہر نکلتی ہے۔ سب طرف سے شیطان سے گھیر لیتے ہیں جب قبر تک پہنچتی ہے، میت کی روح اُس پر لعنت کرتی ہے۔ جب واپس

آتی ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت میں ہوتی ہے۔"

(جمل النور ص ۱ فتاویٰ افریقہ ص ۲)

مفتی احمد یار خاں بریلوی گجراتی لکھتے ہیں۔ اس طرح عرس ہے

کہ عورتوں کا وہاں پر جائز حرام ہے۔ ناچ، رنگ حرام ہیں (جاء الحق ص ۲) کاش یہ عوام اپنی عورتوں کو عرسوں اور قبروں سے روک دیتے اور اس طرح جو مولوی ان کو اجازت دیتے ہیں وہ خالص بریلوی بن جاتے۔

قوالی شریف کا مسئلہ

جو صوفی مزامیراجوں وغیرہ کے ساتھ قوالی سنتے ہیں۔ حضرت علامہ احمد رضا خاں بریلوی اپنے فتاویٰ افریقہ، میں ایک شیخ سے نقل کرتے ہیں۔ اُس جناب سے سوال ہوا کہ ایک شخص مزامیراستا اور کہتا ہے یہ میرے لئے حلال ہیں۔ اس لئے کہ میں ایسے درجے تک پہنچ گیا کہ احوال کا اختلاف مجھ پر اثر نہیں ڈالتا فرمایا ہاں پہنچا تو ضرور، مگر کہاں تک؟ جہنم تک! (فتاویٰ افریقہ ص ۳)

مفتی احمد یار خاں بریلوی گجراتی اپنی کتاب "جاء الحق" میں فرماتے ہیں: قوالی جو آج کل عام طور پر مروج ہے کہ جس میں گندے مضامین کے اشعار گائے جاتے ہیں اور فاسق اور مردوں (بے ریش لڑکوں) کا اجتماع ہوتا ہے اور محض آواز پر رقص ہوتا ہے یہ واقعی حرام ہے لیکن اگر کسی جگہ تمام شرائط سے قوالی ہو گئے والے اور سننے والے اہل ہوں تو اُس کو حرام نہیں کہہ سکتے (جس کا وجود آج کہیں نہیں ہے) (جاء الحق ص ۲)

ناقص صوفی کا ناچ

علامہ شامی نے سماع کی شرائط میں لکھا ہے کہ اس کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر سننے والے کے جسم پر تلوار دی جائے تو اسے خبر نہ ہو۔

(رد المحتار ج ۵ کتاب الکراہتہ)

لیکن ایسے صوفی کہاں ملتے ہیں، آج کل کے صوفیوں کے بارے میں فتاویٰ برہنہ میں لکھا ہے "ناقص صوفی جب رقص کرتا ہے، شیطان اس کے پیچھے انگشت دیتا ہے جس سے وہ ادھر ادھر ناچتا اچھلتا ہے" (فتاویٰ برہنہ)

سجدہ تعظیمی

علامہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی نے اس کے رد میں ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام "زبدۃ الزکیہ فی تحریم السجود التحیۃ" ہے۔ اس میں علامہ موصوف نے خوب تردید کی ہے جو لوگ مزاروں اور پیروں کو سجدہ کرتے ہیں وہ اس مسئلہ کی علماء بریلوی سے تصدیق کر لیں، علامہ نعیم الدین صاحب بریلوی مراد آبادی کتاب العقائد میں لکھتے ہیں: آدم علیہ السلام کو فرشتوں کا سجدہ کرنا۔ یہ سجدہ تعظیمی تھا۔ جو خدا کے حکم سے ملائکہ نے کیا تھا اور سجدہ تعظیمی پہلی شریعتوں میں جائز تھا ہماری شریعت میں جائز نہیں، اور سجدہ عبادت پہلی شریعتوں میں کبھی خدا کے سوا اور کے لئے جائز نہیں ہوا۔

(کتاب العقائد ص ۱)

علامہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں: "سجدہ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرک میں و کفر میں اور سجدہ تحیۃ حرام گناہ کبیرہ بالیقین اس کے کفر ہونے میں اختلاف علماء دین ایک جماعت فقہائے تکفیر منقول اور عند التحقيق و کفر صوری پر محمول۔ (زبدۃ الزکیۃ ص ۱)

پیر کو سجدہ کرنا اور کرنا بیوالا، اگر دونوں جائز سمجھیں کافر ہیں

حضرت احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں: یہاں سے معلوم ہوا کہ جہاں عوام اپنے سرکش پیروں کو سجدہ کرتے ہیں اور اسے پائیک گاہ کہتے ہیں بعض مشائخ کے نزدیک کفر ہے اور گناہ کبیرہ تو بالاجماع ہے، پس اگر اسے اپنے پیر کے لئے جائز جانے تو وہ کافر ہے اور اگر اس کے پیر نے اسے سجدہ کا حکم کیا اور اسے پسند کر کے راضی ہوا تو وہ شیخ نجدی خود بھی کافر ہے۔ اگر کبھی وہ مسلمان تھا بھی: (زبدۃ الزکیۃ فی تحریم سجدۃ التحیۃ ص ۵)

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شیخ نجدی کس کو کہتے ہیں۔

پیر کو یا کسی کو جھک کر سلام کرنا یا ملنا ناجائز ہے

علامہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں: اسی حرام فروتنی سے ہے، بزرگوں کو ملتے اور انہیں سلام کرتے یا جواب دیتے وقت انہیں سجدہ یا ان کے لئے رکوع کرنا یا قریب رکوع تک جھکنا۔

(زبدۃ الزکیۃ ص ۵) یہ مسئلہ بہار شریعت ج ۱۶ ص ۹۸ میں بھی درج ہے۔

مزارات کو بوسہ دینا، چٹنا، طواف کرنا خلافِ ادب ہے

علامہ احمد رضا خاں بریلوی علامہ قاریؒ کی عبارت نقل کر کے اپنا فیصلہ لکھتے ہیں ”عبارت ملا علی قاریؒ یہ ہے ”زیارتِ روضہ انور سید اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت نہ دیوارِ کریم کو ہاتھ لگائے نہ چومے نہ اس سے چمٹے نہ طواف کرے، نہ زمین چومے کہ یہ سب بدعتِ قبیحہ ہیں“ (مسلك مقسط شرح ملا علی قاری ص ۲۹۳) اس کے بعد فیصلہ لکھتے ہیں ”اقوال بوسہ میں اختلاف ہے اور چھونا، چٹنا، اس کے مثل اور احوط (احتیاط کا طریقہ) منع، اور علت خلافِ ادب ہونا“ (زبدۃ الزکیۃ فی تحریم السجود النجیۃ ص ۶۳) یعنی آپ نے فیصلہ کیا ہے کہ مزارات کو بوسہ دینا، چٹنا، طواف کرنا وغیرہ بہتر ہے کہ نہ کرے کیونکہ خلافِ ادب ہے۔ اب مسئلہ صاف ہے کتاب اٹھا کر دیکھ لیں۔

پُختہ قبر بنانا ناجائز ہے

علامہ احمد رضا خاں بریلوی تبیین الحقائق امام زلیعیؒ جلد اول ص ۱۲۱ سے نقل کرتے ہیں قبر کے اوپر چٹائی کرنا یا قبر پر بیٹھنا، یا اس کی طرف نماز میں منہ کرنا سب منع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو محلِ سجدہ قرار دینے سے منع فرمایا۔ (زبدۃ الزکیۃ ص ۶۵)

علامہ احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں ”بلند قبر بنانا منع ہے“ (بلندی قبر میں حد شرع ایک بالشت ہے۔)

(شفاء الوالد ص ۱۱)

پیروں کی تصویر کھنایا براق یا دُلّ کی تصویر گھر میں کھنا حرام ہے

علامہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی سے فتویٰ پوچھا گیا کہ بعض لوگ مجلسِ مہینہ نبویؐ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر یا براق نبویؐ اور جبرئیل علیہ السلام کی تصویر بنا کر یا بنوا کر رکھتے ہیں۔ یا ویسے حصولِ ثواب کے لئے لکھے کیا یہ جائز ہے آپ ان کے جواب میں ”شفاء الوالد“ میں لکھتے ہیں: ”اللہ عزوجل پناہ دے، ابلیس لعین کے مکائد سے سخت ترکید یہ ہے کہ آدمی سے حنات کے دھوکے میں سیئات کراتا ہے اور شہد کے بہانے زہر پلاتا ہے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔ اس مسکین یمینوں تصویرات بنانے والے، ان کی زیارت و لمس و تقبل کرانے والے نے گمان کیا کہ وہ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا حقِ محبت بجالاتا اور حضور راضی کرتا ہے حالانکہ حقیقتاً وہ اپنی حرکات باطلہ سے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح نافرمانی کر رہا ہے۔ اس پر پہلے ناراض ہونے والے حضور والا ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (شفاء الوالد ص ۱۱)۔

اب جو گھروں میں اماموں اور پیروں اور براقوں اور دُلّ کی تصاویر رکھتے ہیں۔ ذرا اپنے انجام کو سوچ لیں۔

شادی میں بلجے، گلجے، ناپ و گانا ہوتا اس میں جانا ناجائز ہے

مفتی احمد یار خاں بریلوی لکھتے ہیں: جس ولیمہ میں ناپ و رنگ خاص دسترخوان پر ہو اس کا قبول کرنا منع ہے۔ (جاء الحق ص ۲۹)

علامہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں، شادی برات میں جہاں گانا ناچ ہو، ہرگز ہرگز اپنی لڑکیوں کو نہ جانے دو۔ اگرچہ خاص اپنے بھائی کے یہاں ہو۔ کیونکہ گانا سخت سنگین جادو ہے۔ ان نازک شیشوں کو تھوڑی ٹھیس بھی بہت ہے۔“ (شفاء الوالد ص ۹)

شادی میں آتش بازی وغیرہ رسومات ناجائز ہیں

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں ”شادی میں آتش بازی اور اعلان کے لئے بندوق چھوڑنا ناجائز ہے۔“ (ہادی الناس ص ۴) بہار شریعت میں لکھا ہے ”ولیمہ کی دعوت زیادہ سے زیادہ دو دن تک ہے اس کے بعد شادی اور ولیمہ ختم۔ ہندوستان میں شادیوں کا سلسلہ کئی دن تک قائم رہتا ہے۔ سنت سے آگے بڑھنا ریا و سمعہ ہے۔ اس سے بچنا ضروری ہے۔ (بہار شریعت ص ۱۶ ج ۲)

پیر کے نام کی چوٹی رکھنا ناجائز ہے،

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی اپنے فتاویٰ افریقہ میں لکھتے ہیں۔ ”اگر وہ مقصود جو بعض جاہل عورتوں میں دستور ہے کہ بچے کے سر پر بعض اولیا کرام کے نام کی چوٹی رکھتی ہیں اور اس کی کچھ میعاد مقرر کرتی ہیں۔ اس میعاد تک کتنے ہی بار بچے کا سر منڈے وہ چوٹی برقرار رکھتی ہیں۔ پھر میعاد گزار کر مزار پر لے جا کر بال اتارتی ہیں تو یہ ضرور محض بے اصل و بدعت ہے۔“ (فتاویٰ افریقہ ص ۴)

علامہ احمد رضا خاں بریلوی **مردہ کی دعوت حرام ہے** فتویٰ لیا گیا کہ اکثر بلاد میں رسم ہے کہ میت

کے روز وفات سے اس کے اعزہ و اقارب و احباب کی عورتیں اس کے یہاں جمع ہوتی ہیں اس اہتمام کے ساتھ جو شادیوں میں کیا جاتا ہے۔ پھر کچھ دوسرے تیسرے دن واپس آتی ہیں۔ بعض چالیسویں تک بیٹھتی ہیں۔ اس قدر اقامت میں عورات کے کھانے پینے، چھالیاں، پان کا اہتمام اہل میت کرتے ہیں جس کے باعث ایک صرف کثیر کے زیر بار ہوتے ہیں اگر اس وقت اُن کا ہاتھ خالی ہو تو اس ضرورت سے قرض لیتے ہیں، یوں نہ ملے تو سودی نکھواتے ہیں، اگر نہ کریں تو مطلقاً و بدنام ہوتے ہیں، یہ شرعاً جائز ہے یا کیا؟

الجواب : علامہ احمد رضا خاں بریلوی جواب میں لکھتے ہیں۔ ”سبحان اللہ اے مسلمان! یہ پوچھنا ہے کہ جائز ہے یا کیا؟ یوں پوچھ کہ یہ ناپاک رسم کتنے کتنے قبیح اور شدید گناہوں، سخت شنیع خرابیوں پر مشتمل ہے۔“ (رسالہ جلی الصوت ص ۱) اس کے بعد آپ نے ایک مستقل رسالہ لکھ کر ہر ایک کی تردید کی ہے۔ (رسالہ جلی الصوت دیکھ لیں)۔

میت کے گھر پہلے تیسرے ہفتہ کو طعام بکایا جانا ناجائز ہے

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی اپنی کتاب جلی الصوت میں لکھتے ہیں ”یعنی میت کے پہلے یا تیسرے دن یا ہفتہ کے بعد جو کھانے تیار کئے جاتے ہیں سب مکروہ ممنوع ہیں۔“ علامہ شامی رد المحتار میں فرماتے ہیں ”یہ سب ناموری اور دکھا دے کے کام ہیں ان سے احتراز کیا جائے (جلی الصوت ص ۱) اسی کتاب میں لکھتے ہیں: ”اس دعوت کا کھانا بھی منع ہے۔“ (جلی الصوت ص ۱) اسی کتاب میں لکھتے ہیں: ”غالباً ورثہ میں کوئی یتیم اور بیچہ نابالغ ہو تو اسے یا بعض ورثہ موجود نہیں ہوتے نہ اُن سے اُس کا اذن لیا جاتا ہے، جب تو امر سخت حرام شدید پر

علامہ احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں: ”یہ عورتیں کہ جمع ہوتی ہیں۔ افعالِ منکرہ کرتی ہیں۔ مثلاً چلا کر رونا پٹینا، بناوٹ سے منہ ڈھاکنا اور یہ سب نیاحت ہے اور نیاحت (نوحہ کرنا) حرام ہے، ایسے مجمع کے لئے میت کے عزیزوں دوستوں کو بھی جائز نہیں کہ کھانا بھیجیں کہ گناہ کی امداد ہوگی۔ (جلی الصوت ۵۷)

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں۔ اگرچہ صرف ایک دن، یعنی پہلے
 ہی روز عزیزوں، ہمسایوں کو مسنون ہے کہ اہل میت کے لئے اتنا کھانا پکوا کر بھیجیں
 جس سے وہ دو وقت کھائیں اور باہر راہ نہیں کھلائیں، مگر یہ کھانا اہل میت ہی
 کے قابل ہونا سنت ہے۔ اس میں سے کچھ لئے بھیجنے کا ہرگز حکم نہیں اور ان کے لئے
 بھی فقط روزِ اول کا حکم ہے آگے نہیں۔ (رسالہ علی الصوت ص ۱۸)

ختم فاتحہ کے وقت آگے طعام رکھنا بیکار ہے۔

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی اپنی کتاب ”الحجۃ الفاتحہ“ میں لکھتے ہیں: ”اور وقت فاتحہ کھانے کا قاری سے پیش نظر ہونا اگرچہ بے کار بات ہے مگر اس کے سبب سے وصولِ ثواب یا جوازِ فاتحہ میں کچھ خلل نہیں۔“ (الحجۃ الفاتحہ ص ۱۱)

علامہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں: ”ہاں اگر کسی شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک کھانا سامنے نہ کیا جائے گا ثواب نہ پہنچے گا۔ تو یہ گمان اس کا محض غلط ہے لیکن نفسِ فاتحہ میں اس اعتقاد سے کچھ حرج بھی نہیں آیا (المجتہد الفاضل ص ۱۲۱)۔

داڑھی پر مذاق مسئلہ بعض داڑھی منڈے یہاں تک بے باک ہوتے ہیں کہ وہ داڑھی کا مذاق اڑاتے ہیں۔ شریعت کے مطابق داڑھی رکھنے پر پھیتیاں کتے ہیں۔ داڑھی منڈنا حرام تھا۔ گناہ تھا۔ مگر یہ سوچ بہتم نے کس چیز کا مذاق اڑایا کس کی توہین و تذلیل کی۔ اسلام کی ہر بات اٹل ہے اور اس کے تمام اصول و فروع مضبوط ہیں۔ ان میں کسی بات کو بُرا بتانا اسلام کو عیب لگانا ہے تم خود سوچو جو کچھ اس کا نتیجہ ہے وہ تم پر واضح ہو جائے گا کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑے گی۔“ (بہار شریعت ص ۱۹ ج ۱۶)

دارِ علی چور وہ جو اپنی داڑھی کو شرعی حد سے چھوٹی کرے اور داڑھی خوردہ
جو ساری داڑھی کھا جائے، نام و نشان بھی باقی نہ رکھے۔ حضرت احمد رضا خان صاحب
رحمہ اللہ نے ان دونوں پر فتوے لگائے ہیں۔ اور داڑھی کے بارے میں ایک

سے جو گرکھا، سامنے رکھ کر فاتحہ دلائے گا تو اس کھاتے رکھنے کا گناہ ہوگا۔ بھرتو۔ تو ہر حال
ہو گا تو جیسے کہ جو رکھا سامنے مریا نہ ہو۔ اگر کھاتے سے۔ ہر نویں ہوگا۔ ہر وہاب
لے گا رکھا سامنے رکھاتو، اس وقت کا گناہ ہوگا۔

مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام لعنة الضعی فی اعفاء اللہی ہے اس میں اٹھارہ آیات ۷۲ حدیثیں ساٹھ ارشادات علماء اکابر سے دائرہ منڈوانے اور چوٹی کرانے کی تردید کی ہے۔ آپ نے اس کتاب میں ان سزاؤں کی ایک جدول لکھی ہے کہ دائرہ منڈوانے کیسے ہیں۔ لکھتے ہیں۔

(۱) دائرہ منڈوانے، کہہ کرنے والے اللہ و رسول کے نافرمان ہیں۔ جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم (۲) شیطان لعین کے محکوم ہیں (۳) سخت احمق ہیں (۴) اللہ ان سے بیزار ہے (۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیزار ہیں (۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی صورت دیکھنے سے کراہت آتی ہے (۷) یہودی ہیں۔ (۸) نصرانی وضع ہیں۔ (۹) مجوس کے پیرو ہیں (۱۰) ہندوؤں کی صورت۔ مشرکین کی سیرت ہیں (۱۱) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گروہ سے نہیں (۱۲) انہیں اپنے ہم صورتوں یہود و نصاریٰ و مجوس و ہندو کے گروہ سے ہیں (۱۳) واجب التفریقہ ہیں۔ شہر بدر کرنے کے قابل ہیں (۱۴) مبتدعین فطرت مغیر خلق اللہ ہیں (۱۵) ننانے محنت ہیں۔ خدا تعالیٰ کے عہد شکن ہیں (۱۶) ذلیل و خوار ہیں (۱۷) گھونے قابل نفرت ہیں (۱۸) مردود الشہادت ہیں (۱۹) پورے اسلام میں داخل ہوئے (۲۰) ہلاکت میں ہیں۔ مستحق بربادی ہیں (۲۱) دین میں بے بہرہ اور آخرت میں نصیب ہیں (۲۲) عذاب الہی کے منتظر ہیں (۲۳) اللہ عز و جل کے سخت دشمن و مفسد ہیں (۲۴) صبح ہیں تو اللہ کے غضب میں، شام ہیں تو اللہ کے غضب میں (۲۵) کے دن ان کی صورتیں بگاڑی جائیں گی (۲۶) اللہ و رسول کے ملعون ہیں (دنیائے آخرت میں ملعون ہیں) اللہ و ملائکہ و بشر سب کی ان پر لعنت ہے۔

سہ سزاؤں کے لئے ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

فرشتوں نے ان کے لعنتی ہونے پر آمین کہی (۲۸) اللہ تعالیٰ ان پر نظر رحمت نہ ڈالے گا (۲۹) وہ بہشت میں نہ جائیں گے (۳۰) اللہ عز و جل انہیں جہنم میں ڈالے گا۔ والعیاذ باللہ (لعنة الضعی فی اعفاء اللہی ص ۴)

اب جو ایسے لوگوں سے میلاد میں نعتیں کہلاتے اور سلام پڑھواتے ہیں۔ اس گناہ کا اندازہ لگالیں اور جو لوگ ایسوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ ان کی مقبولیت خود سوچ لیں۔

جس حافط یا مولوی کی شرعی حد سے دائرہ منڈوانی ہو

اس کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔

علامہ احمد سعید کاظمی مہتمم مدرسہ اوار العلوم ملتان کا فتویٰ علامہ موصوف فتوے کے جواب میں لکھتے ہیں۔ صورت مسئلہ عنہا میں حد شریعت سے کم دائرہ منڈوانے رکھنے والے حافط کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اس لئے کہ دائرہ منڈوانے یا خلاف شرعی کثرت و انہی و الفاسق ملعون ہے اور اس ملعون کا امام بنانا اور اس کی اقتدار میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، واجب الاعادہ (پھر پڑھنا) ضروری ہے۔ "منقول از فتویٰ مسلمانوں کے لئے قابل توجہ" مطبوعہ ملتان۔

آج کل اکثر لوگ اور بعض مولوی دائرہ منڈوانے سے یا دوسری اذویہ اور ہندی سے بالکل سیاہ کرتے ہیں یہ بالکل ناجائز ہے۔ علامہ حضرت احمد رضا ماں بریوی نے ان کے رد میں ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام حاکم العیب فی ترمیم نسوید الشیب ہے، بل علم اچھی طرح دیکھ سکتے ہیں۔

مرد کو ہاتھ پاؤں میں ہندی لگانا ناجائز ہے | بہار شریعت میں لکھا ہے

لوگوں کو سونے چاندی کے زیور پہنانا حرام ہیں، جس نے پہنا دیا گنہگار ہوگا، اسی طرح ان کے ہاتھ پاؤں میں بلا ضرورت (یعنی مرض کی وجہ سے) ہندی لگانا ناجائز ہے۔ عورت خود اپنے ہاتھ پاؤں میں لگا سکتی ہے۔ مگر لڑکے کو لگانے کی تو گنہگار ہوگی۔ (بہار شریعت ص ۲۳ ج ۱۶)

انبیاء علیہم السلام کے سوا کسی دوسرے کو علیہ السلام نہ لکھے اور نہ کہے

بہار شریعت میں لکھا ہے (مسئلہ) کسی کے نام کے ساتھ علیہ السلام کہنا یا انبیاء علیہ السلام اور ملائکہ کے ساتھ خاص ہے (مثلاً موسیٰ علیہ السلام، جبریل علیہ السلام نبی اور فرشتہ کے سوا کسی دوسرے کے نام کے ساتھ یوں کہنا نہ چاہئے۔) (بہار شریعت ص ۱۳ ج ۱۶)

ختم قرآن پر اجرت لینا، اسکی تحقیق

آج کل مولویوں نے پیشہ بنالیا ہے کہ ختموں پر رقمیں اور مٹھائیاں وصول کرتے ہیں ان کی تردید کی مکمل بحث سنیے۔ بہار شریعت جس پر علامہ احمد رضا خاں بریلوی کی ہر تصدیق ثبت ہے اس میں لکھا ہے ”ریاکی طرح اجرت کے قرقرآن مجید کی تلاوت بھی اتنی کسی میت کے لئے بغیر ایصال ثواب کچھ لے کر تلاوت کرتا ہے کہ یہاں اخلاص کہاں؟ بلکہ تلاوت سے مقصود وہ پیسے ہیں کہ وہ نہیں لے تو پڑھتا بھی نہیں۔ اس پڑھنے میں کوئی ثواب نہیں، پھر میت کے لئے ایصال ثواب کا نام لینا غلط ہے کہ جب ثواب ہی نہ ملا تو پہنچائے گا کیا؟ اس صورت میں نہ پڑھنے والے کو ثواب نہ میت کو۔ بلکہ اجرت دینے والا اور لینے والوں گنہگار۔ (دالخیل) ہاں اگر اخلاص کے ساتھ کسی نے تلاوت کی تو اس پر ثواب بھی ہے اور اس کے ایصال

بھی ہو سکتا ہے اور میت کو اس سے نفع بھی پہنچے گا۔ بعض مرتبہ پڑھنے والے کو پیسے نہیں دیئے جاتے مگر ختم کے بعد مٹھائی تقسیم ہوتی ہے۔ اگر اس مٹھائی کی خاطر تلاوت کی ہے تو یہ بھی ایک قسم کی اجرت ہے، کہ جب ایک چیز مشہور ہو جاتی ہے تو اس سے بھی مشروط ہی کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس کا بھی وہی حکم ہے جو مذکور ہو چکا ہاں جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ مٹھائی نہیں ملتی جب بھی میں پڑھتا تو وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے اور اس بات کا غور وہ اپنے ہی دل سے فیصلہ کر سکتا ہے کہ میرا پڑھنا مٹھائی کے لئے ہے یا اللہ عزوجل کے لئے۔ پنج آیت پڑھنے والا اپنا دوسرا حصہ لیتا ہے۔ لہذا بظاہر اخلاص نظر نہیں آتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

میلاد خواں اور عطا بھی دو حصے جیتے ہیں جبکہ وعظ میں مٹھائی تقسیم ہوتی ہے۔ اس سے ظاہر بھی ہوتا ہے کہ ایک حصہ اپنے پڑھنے اور تقریر کرنے کا لیتے ہیں۔ اگر وہی حصہ یہ بھی جیتے جو عام طور پر تقسیم ہوتا ہے تو بہت خوب ہوتا کہ ذرہ سی مٹھائی کے بہت بڑے حصے کے ضائع ہونے کا شہ نہ ہوتا بعض جگہ خصوصیت کے ساتھ ان کی دعوتیں بھی ہوتی ہیں کہ ان کو اسی حیثیت سے کھانا کھلایا جاتا ہے کہ یہ پڑھیں گے یا ان کی گے۔ یہ مخصوص دعوت بھی اسی اجرت ہی کی حد میں آتی ہے۔ ہاں اگر اور لوگوں کی دعوت بھی ہو تو یہ نہیں کہہ جاتا ہے کہ وعظ و تقریر کا مادہ ہے۔ اسی قسم کی بہت سی صورتیں ہیں جن کی تفصیل کی چنداں ضرورت نہیں یہ مختصر بیان دیباچہ بہت شریعت سے ہونی ودانی ہے وہ خود اپنے آپ پر اللہ تبارک و تعالیٰ سے کہہ سکتا ہے کہ کہاں عمر کی اجرت ہے اور کہاں نہیں؟ وہی اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم۔ (بہار شریعت ص ۱۳ ج ۱۶)

آخری التماس

عوام و خواص حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ ان مسائل میں اچھی طرح فکر کریں اور عمل کریں اور کوشش کریں کہ یہ مذہبی اختلافات ختم ہو جائیں دیوبندی اور بریلوی دونوں مل کر خدمت اسلام کریں تاکہ غیر مذاہب مرزائی و شیعہ طاقت نہ پکڑ دیں۔ ہمارے اس اختلاف سے دوسرے مذاہب ترقی کرتے جاتے ہیں۔ آپس کے ان معمولی اختلافات کو ختم کر دیں۔ دونوں حضرات ایک دوسرے کی کتابوں کو تہ تبر سے دیکھیں اور دل میں نصیب کریں کہ مسلمان کو کافر کہنا کتنی بُری بات ہے اور آئندہ اس کے کیا نتائج نکلیں گے کتابوں کے حوالے مستند کتابوں سے ہیں۔ بندے نے یہ اس لئے لکھا ہے تاکہ اتحاد پیدا ہو جائے اور لڑائی جھگڑے کسی طرح مٹ جائیں ہدایت کا دار و مدار اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

فقط :-

محمد ابوالنخب قریشی

اخلاقی زوال کا عبرتناک منظر

اخلاقی زوال بڑھتے بڑھتے اس حد کو پہنچ گیا کہ اب انسان کی انسانیت کی تہذیب سے تفریح ہوتی ہے بلکہ مذاق اتنا بگڑ گیا ہے کہ انسانیت جتنی پست سطح پر آئی ہے اتنی ہی آسودگی اور تفریح ہوتی ہے یہ فلم اور کلچر، یہ ناول اور افشا۔ عربی تصویریں اور فحش گانے کیوں آپ کی تفریح کا سامان ہیں؟ کیا ان میں انسانیت کو ذلیل شکل میں نہیں دکھلایا جاتا؟ کیا یہ آدم کے بیٹوں اور خوا کی بیٹیوں کو جو آپ کے بھائی و بہنیں ہیں ایسی شکل میں نہیں پیش کرتے جو انسانیت کے لئے باعث ننگ و عار ہیں، کیا آپ کو ان تصویروں اور کھیلوں، ان فلموں اور ناولوں میں انسانیت کی ذلت اور رسوائی نظر نہیں آتی۔ پھر آپ کی طبیعت میں سیوں اشتیاق اور لذت پیدا نہیں ہوتی۔ آپ ان کو کس طرح گو رہہ سہے ہیں؟ ایک انسان اپنے جسم کو سر میں کرتا ہے، ہوا و ہوس کا شکار بنتا ہے اپنی عزت اور ضمیر کو فروخت کر دیتا ہے اور سینکڑوں ہزاروں آدمی اس کا تماشہ دیکھتے ہیں اور تفریح و حاضری کرتے ہیں۔ خلائی گراوٹ اور بے جہتی کا اس سے زیادہ عبرتناک مثال اور کیا ہو سکتی ہے یہ بد خلائیاں، گناہ اور تعیشات کا راجہاں، بیمار یوں اور دباؤں سے کہیں زیادہ خطرناک ہے، کسی ایک نژاد قوم کا نام بتلادیکھئے جس کے متعلق تاریخ میں یہ درج ہو کہ وہ دیر کی پوری قوم فلاں بیماری یا دباؤ کی نذر ہو کر بالکل فنا ہو گئی ہو۔ لیکن یہ آپ کو یہی مسیوں قوموں کا نام بتلا سکتا ہوں جو بد خلائیاں کا شکار ہو کر صفو ہستی سے مت گئیں۔

ہمدردان قوم۔ محسن انسانیت نھاراں آیت مسلمان اور مجتہدان رسول

سب کی خدمت میں التماس ہے کہ ذرا ٹھنڈے دل سے قوم کی تباہی، انسانیت کی بربادی، اہل اسلام کی اخلاقی گراوٹ اور دین سے دُوری پر غور کریں۔
 قوم کو راہِ راست پر لانے کے لئے خود کوشش کریں، یا کم از کم ایسی کوششیں کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے مابہ النزاع، فروعی مسائل کی چھیڑ چھاڑ کو ہوا دینا بند فرمادیں۔ تاکہ قوم میں یک جہتی اور ہم آہنگی پیدا ہو۔
 فرائض یسن۔ واجبات مستحبات کی دائیگی۔ اکل حرام۔ مکروہات و منکرات سے اجتناب کریں۔

حسب حیثیت مالی و جانی قربانی کے لئے خود تیار رہنا اور دوسروں کو بھی ایثار اور قربانی کی ترغیب دیتے رہنا وقت کا اہم تقاضا ہے۔
 آج امتِ مسلمہ کی اکثریت ن الذی جمعہ ما لا وعدہ کو مقصدِ زندگی قرار دیئے ہوئے ہے۔ حالانکہ ایک مسلمان کا حقیقی مقصد زندگی، آخرت و ان زندگی کو سامنے رکھ کر اللہ اور اُس کے رسول کے احکام کی پیروی کرنا اور دوسروں کو ان احکام کی تبلیغ اور وصیت کرنا اور اُس کی سن، سہل سورت یہ ہے کہ ہل خیر اور ہر مسلمان ہر ای کتابیں خرید کر عوام تک مفت پہنچائیں اور اس طرح استاعتِ دین کے فریضہ سے سبکدوش ہو کر اپنے لئے دارین کی کامیابی حاصل فرمائیں ہم ایسے حضرات کو اردو دینی اداروں اور مساجد و مدارس و اپنی کتابوں پر معقول رعایت دیتے ہیں۔

دعا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو اسلامی زندگی بسر کرنے کی توفیق عنایت فرمائے
 آمین ثم آمین۔

چند علمی تحقیقی اور معیاری کتب

۲۱/-	حیات النبیؐ	میاں محمد سعید
۲۲/-	نور البصر فی سیرۃ خیر البشر	مولانا حفص الرحمن سیواری
۹/-	تعلیم الاسلام ۳ حصے	مفتی کفایت اللہ دہلوی
۱۸/-	تاریخ میلاد	مولانا عبدالشکور مرزا پوری
۱۵/-	معیار العلماء	اکبر شاہ خاں نجیب آبادی
۵۰/-	تاریخ اسلام ۳ حصے	شاہ معین الدین احمد ندوی
۲۵/-	یہودیت مسیحیت	ڈاکٹر احسان الحق رانا
۴۰/-	مقالات احسانی	مولانا مناظر احسن گیلانی
۲۰/-	امام ابو حنیفہؒ اور ان کے ناقدین	مولانا حبیب الرحمن شروانی
۳۸/-	تبلیس ابلیس (اردو)	علامہ ابن جوزی
۲۸/-	امام ابن ماجہ اور علم حدیث	مولانا عبدالرشید نعمانی
۱۲/-	آپ بیتیؐ	مولانا محمد زکریا
۱۳/-	الاتقان فی علوم القرآن (اردو)	جلال الدین سیوطی
۱۴/-	موطا امام مالکؒ (اردو ترجمہ) جلد ۲	علامہ وحید الزماں
۱۲/-	تاریخ رسول کھنڈ و تاریخ بریلی	مولوی عبدالعزیز خاں بریلوی
۲۰/-	غالب اور عصر غالب	ڈاکٹر محمد ایوب قادری
۶/-	غزوات نبویؐ	شیخ الحق صدیقی
۲۵/-	بائسبل قرآن سائنس	میر محمد شاہ الحق صدیقی

پاک اکیڈمی بک سیلرز پبلشرز

دکان نمبر ۲ جامع مسجد باب الاسلام، آرام باغ، کراچی

اکابر قوم

بچہ

مسلمانوں کے علموں میں اور فقیروں کے پوست کندہ حالات

مُصَنَّف

اکبر شاہ خاں نجیب آبادی

نشر کردہ

پاک اکیڈمی بک سیلرز

دوکان ۲۷ جامع مسجد باب الاسلام، آرام باغ کراچی

جدار طلب فرمائیں

زیر طبع